3 مالی شعبے کی صحت

3.1 عمومی جائزہ

بینکاری شعبے کے ضابطہ کار اور مرکزی بینک کی حیثیت سے پاکستان میں مالی استحکام کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک پر عائد ہوتی ہے۔[1] اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے تحفظ کے مقصد کو مالی منڈیوں، مالی اداروں اور مالی ڈھانچے کی ہموار و مؤثر مالی وساطت کے تناظر میں دیکھتا ہے تاکہ یہ شعبہ اندرونی و بیرونی دھچکوں کا سامنا کرنے کے قابل ہو سکے اور اہم خطرات سے اس طرح نمٹا جائے کہ نظام کو کم سے کم خطرات لاحق ہوں۔

حالیہ مالی بحرانوں اور ان کے اعادے نے مالی استحکام کی افادیت اور اہمیت کو بڑھا دیا ہے۔ کوئی بھی بحران ہو خواہ معاشی، کرنسی، بینکاری یا حال ہی میں آنے والا سیالیت کا بحران، ان سب کا نتیجہ بھاری مالی نقصانات اور خراب معاشی حالات کی صورت میں برآمد ہوتا ہے اور عالمی سطح پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مذکورہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ تر ممالک نے مالی استحکام کی پیمائش، نگرانی اور حفاظت کے لیے جامع فریم ورک وضع کیے ہیں۔ اقتصادی اور مالی شعبے کی کمزوریوں اور ان کے مضمرات کا جائزہ لینا بے حد ضروری ہے تاکہ بحران سے نمٹنے کے لیے درست اقدامات اور پالیسیاں وضع کی جا سکیں۔ کئی ترقی یافتہ ممالک نے اقتصادی اور معاشی شعبوں کی نگرانی کے لیے جدید ماڈلز تیار کیے ہیں۔ تاہم، دیگر ترقی پذیر ممالک نے اعداد و شمار کے مسائل اور مالی شعبے کے حجم کے سبب مالی استحکام کی سطح کو جانچنے کے لیے سادہ طریقے اختیار کیے ہوئے ہیں۔

بینکاری شعبے کی نگرانی اور جانچ کے علاوہ اسٹیٹ بینک، سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان کے تحت کام کرنے والی غیر بینک مالی کمپنیوں (این بی ایف سیز)، بیمہ، پنشن فنڈز اور سرمایہ منڈیوں کا آزادانہ جائزہ بھی لیتا ہے۔ اس کا مقصد ان کے مالی استحکام کو جانچنا ہے۔

ضوابطی ذمہ داریوں کی تقسیم کو مدنظر رکھتے ہوئے مالی استحکام کی جانچ کے لیے اسٹیٹ بینک کے موجودہ فریم ورک کی توجہ بینکاری شعبے کے استحکام پر مرکوز ہے۔ یہ جائزہ اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں کے اشتراک سے تیار کیا جاتا ہے۔ بینکاری پالیسی اور قواعد گروپ (بی پی آر) بینکاری شعبے کی صورتحال کے فاصلاتی معائنے اور بینکوں سے مذاکرات کی بنیاد پر پالیسی سازی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ دوسری جانب، بینکاری نگرانی گروپ فاصلاتی عملدرآمد اور برمقام معائنے کا کام انجام دیتا ہے۔ قائم ہونے والے نئے شعبہ مالی استحکام (زری پالیسی و تحقیق گروپ میں شامل) کو پالیسی کی تشکیل اور تحقیق کے تناظر میں مالی استحکام کا آزادانہ جائزہ لینے کا کام سونپا گیا ہے جبکہ مالی استحکام کا سالانہ جائزہ (ایف ایس آر) اور مالی استحکام کے محتاطیہ فریم ورک کی تیاری بھی اسی شعبے کی ذمہ داری ہے۔

مالی شعبہ اصلاحات پر عملدرآمد میں مسلسل پیش رفت کر رہا ہے اور اس شعبے کے اہم ضابطہ کار کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک اس کی نمو کو بڑھانے کے لیے سہولت کار کا کردار ادا کر رہا ہے۔ باسہولت اور محفوظ انداز میں مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے مالی شعبے کی صلاحیت پر اقتصادی منتظمین کا اعتماد مالی استحکام کو برقرار رکھنے اور اس کی ترویج میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

عمومی جائزے کے بعد اس باب کے باقی حصے میں مالی سال 2008-09ء کے دوران بینکاری شعبے کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے ضوابطی اقدامات پر بحث کی گئی ہے۔

3.2 بینکاری نظام کے استحکام کو یقینی بنانا

3.2.1 مطلوبہ نقد محفوظ/لازمی شرح سیالیت اور ایف ای 25 پر مطلوبہ نقد محفوظ/لازمی شرح سیالیت میں ہونے والی تبدیلیاں

مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت کو زری پالیسی وثیقہ جات کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اگست 2007ء میں میعادی و طلبی واجبات کی تعریف پر نظر ثانی

[1] اسٹیٹ بینک ترقیاتی مالی اداروں اور مبادلہ کمپنیوں کی ضابطہ کاری اور نگرانی کے فرائض بھی انجام دیتا ہے۔

کرتے ہوئے میعادی واجبات میں سے ایک سال سے کم عرصیت کی امانتوں کو نکال کر عندالطلب واجبات میں شامل کر لیا۔ یہ اقدام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں میں سیالیت کی مجموعی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے زری استحکام کے لیے کیا گیا۔ طویل مدتی اور کم تغیر پذیر امانتوں/واجبات پر بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ بطور ترغیب صفر رکھا گیا۔

اسلامی بینکاری کو سہولت دینے کی غرض سے اسلامی بینکوں اور ان کی برانچوں کو رعایت دی گئی کہ وہ اپنے نقد بدست اور نیشنل بینک کے جاری کھاتے میں موجود رقم کو لازمی شرح سیالیت میں شامل تصور کریں۔ اسلامی مالی مصنوعات کی مزید حوصلہ افزائی کے لیے حکومت پاکستان نے اعلان کیا کہ کراچی شپ یارڈ انجینئرنگ ورکس، واپڈا، لاہور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن اور نیشنل انڈسٹریل پارکس مینجمنٹ کمپنی کے جاری کردہ صکوک لازمی شرح سیالیت کے حامل ہوں گے۔

چونکہ 2005ء تا 2008ء کے دوران پاکستانی معیشت کو گرانی کے دباؤ کا سامنا رہا اس لیے اسٹیٹ بینک نے مطلوبہ نقد محفوظ کو 5 فیصد سے بڑھا کر 9 فیصد کر دیا۔ تاہم، 2008ء کے دوسرے نصف حصے میں اسٹیٹ بینک نے سیالیت پر دباؤ کم کرنے کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کو ایک بار پھر 9 سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا۔

اس وقت اسلامی بینکوں سمیت تمام بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کی سطح یہ ہے:

- مجموعی عندالطلب واجبات (بشمول ایک سال سے کم مدت کی میعادی امانتیں) کی 5 فیصد (روزمرہ کی کم از کم 4 فیصد سطح سے مشروط) ہفتہ وار اوسط
- ایک سال اور اس سے زائد مدت کے میعادی واجبات کے لیے نقد محفوظ درکار نہیں ہوتا۔

کمرشل بینکوں کے لیے لازمی شرح سیالیت (مطلوبہ نقد محفوظ کو منہا کر کے) مجموعی میعادی وطلبی واجبات کا 19 فیصد اور اسلامی بینکوں کے لیے اس کی سطح ان کے میعادی وطلبی واجبات کا 9 فیصد مقرر کی گئی ہے۔

مزید برآں، کمرشل بینکوں کے لیے امریکی ڈالر کے مساوی رقوم کی بنیاد پر رکھی جانے والی ایف ای 25 امانتوں پر خصوصی مطلوبہ نقد محفوظ (ایس سی آر آر) کو 15 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد جبکہ اسلامی بینکوں/شاخوں کے لیے مذکورہ شرح کو 6 فیصد سے کم کر کے 2 فیصد کر دیا گیا ہے۔ تاہم، جون 2008ء میں بازار مبادلہ میں سیالیت کی صورتحال میں بہتری کے ساتھ ہی ایف ای 25 امانتوں پر خصوصی مطلوبہ نقد محفوظ کی حد کو بڑھا کر اس کی اصل سطح پر لایا گیا ہے۔ ایس سی آر آر کے علاوہ تمام بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ امریکی ڈالر میں ایف ای 25 امانتوں کے مساوی رقوم پر نقد محفوظ کی 5 فیصد شرح برقرار رکھیں۔

3.2.2 جامع نگرانی: ضروریات اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات

پاکستان کی مالی منڈیوں اور اداروں میں گذشتہ چند برسوں کے دوران جامعیت اور تنوع کے لحاظ سے نمایاں تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ 2000ء سے بینکوں کے بینکوں اور غیر بینک مالی کمپنیوں کے ساتھ انضمام اور تحویل کے 40 سے زائد سودے ہوئے۔ دوسری طرف کئی بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے ساتھ ساتھ ان کے ہولڈنگ گروپوں نے اپنی سرگرمیاں ان شعبوں میں بھی شروع کی ہیں جن میں بینکوں کو یا تو اجازت نہ تھی یا پھر وہ دلچسپی نہ رکھتے تھے۔ ایسے شعبوں میں بیمہ، اثاثوں کا انتظام، بروکریج، اجارہ اور دیگر غیر بینک مالی خدمات شامل ہیں۔ مختلف بینکوں کا انتظام چلانے والے بہت سے گروپوں نے مالی خدمات کے ساتھ ساتھ معیشت کے غیر مالی/حقیقی شعبے میں بھی شرکت کا آغاز کر دیا ہے۔ مالی اور غیر مالی شعبوں میں ان کے حصے کی غیر ملکی حدود سے آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ اس منظرنامے میں کسی بینک کی سرگرمیوں اور روابط کا دائرہ کار بے حد متنوع ہو چکا ہے جس کے سبب نگرانی کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے لیے کئی خدشات ابھر کر سامنے آ گئے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- گروپ کے کسی ادارے کو دشواری سے بینک/ترقیاتی مالی ادارے کا استحکام متاثر ہو سکتا ہے۔ ایسا رکن ادارہ بینک کا ذیلی ادارہ (یعنی خطرے کا نچلی طرف پھیلاؤ) یا پیرنٹ ادارہ یا پیرنٹ کے زیر انتظام کوئی وابستہ ادارہ ہو سکتا ہے (یعنی خطرے کا اوپر کی طرف پھیلاؤ)۔
- بینک/ترقیاتی مالی ادارہ اور اس کے ذیلی ادارے مجموعی طور پر کسی ایسے قرض گیر، قرض گیر گروپ یا شعبے کو قرضے فراہم کر سکتے ہیں جو کہ محتاطیہ ضوابط کے دائرے سے باہر ہو۔

- گروپ کے ملکیتی اور انتظامی ڈھانچے میں بڑھتی ہوئی پیچیدگیوں کی وجہ سے گروپ میں موجود مالی اداروں کی نگرانی میں دشواری ہوسکتی ہے۔
- گروپ کے اندر لین دین کے سودوں اور ضوابطی بطراج کے امکانات۔

پیچیدہ اور متحرک ماحول کے درپیش چیلنجز کو سمجھتے ہوئے اور بینکاری کی مؤ ثر نگرانی (اصول نمبر 24۔ جامع نگرانی) کے بنیادی اصول پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکاری نظام کی جامع نگرانی کا ڈھانچہ تشکیل دینے کے ایک منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ابتدائی طور پر 08-2007ء میں ایک فریم ورک وضع کیا تھا جس پر بینک کے اندر مختلف فورمز پر جامع تبادلہ خیال کیا گیا۔ مذکورہ فریم ورک اور قانون سازی میں مجوزہ ترامیم وزارت خزانہ اور سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کو فراہم کی گئی ہیں اور اسے مزید بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کے درمیان مشاورت جاری ہے۔ اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی اس فریم ورک کے خدوخال اور قانون سازی کے لیے مختلف ترامیم اور متعلقہ قواعد وضوابط پر غور وخوض کررہے ہیں۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ یہ فریم ورک مطلوبہ معیارات اور بنیادی اصولوں پر پورا اترے گا، اسٹیٹ بینک نے ایک معروف مشیر کی خدمات بھی حاصل کی ہیں۔ مشترکہ مشاورتی عمل کی تکمیل اور مطلوبہ قانونی وضوابطی تبدیلیوں کے بعد اسٹیٹ بینک مؤ ثر بینکاری نگرانی کے اصولوں کے مطابق نگرانی کے جامع فریم ورک پر عملدرآمد کرانے کے قابل ہوسکے گا۔ اسٹیٹ بینک نے ایس ای سی پی کے ساتھ معلومات کے تبادلے اور ضوابطی مہارت کے حوالے سے مفاہمت کی ایک یادداشت پر بھی دستخط کیے ہیں۔ اس کے علاوہ مالی شعبے میں دیوپیکر مالی اداروں سے لاحق خطرات کے انتظام اور نگرانی کے لیے ایک مشترکہ ٹاسک فورس بھی تشکیل دی گئی ہے۔ اس ٹاسک فورس کے قیام کا مقصد باقاعدہ بنیادوں پر مالی گروپوں کی نگرانی کرنا اور کسی اہم دیوپیکر مالی ادارے میں بے قاعدگی کی صورت میں مشترکہ مذاکرات اور ضوابطی اقدامات کرنا ہے۔

3.2.3 کفایت سرمایہ کا استحکام

اگست 2005ء میں اسٹیٹ بینک نے کم از کم مطلوبہ سرمائے (ایم سی آر) کو بڑھانے کی ہدایات جاری کرتے ہوئے بینکوں وترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت کی کہ وہ آخر 2009ء تک مرحلہ وار اپنے اداشدہ سرمائے (نقصانات کا خالص) کو بڑھا کر 6 ارب روپے تک کردیں۔ بینکوں وترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے کم از کم مطلوبہ سرمائے کے متعلق رہنما خطوط کے نفاذ اور کم سطح کے حامل بینکوں وترقیاتی مالی اداروں کے اس پر بروقت عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ہدایات جاری کی ہیں کہ بینکوں وترقیاتی مالی اداروں کو کم از کم مطلوبہ سرمائے کی مقررہ حد کے حصول کے لیے حقیقت پسندانہ منصوبہ تیار کرنا چاہیے اور وہ اس ضمن میں اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور کردہ منصوبے کی ایک نقل ہر سال 30 اپریل تک اسٹیٹ بینک کو بھجوادیں۔ اسٹیٹ بینک ایسے منصوبوں کا جائزہ لیتا ہے تاکہ اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے کہ بینکوں وترقیاتی مالی اداروں نے کم از کم سرمائے کی مطلوبہ سطح کے حصول میں کتنی پیش رفت کی ہے۔ نتیجتاً، بینک وترقیاتی مالی ادارے اداشدہ سرمائے کی حد کو پورا کررہے ہیں اور آخر 2008ء تک چند بینکوں کے علاوہ زیادہ تر بینکوں وترقیاتی مالی اداروں کا اداشدہ سرمایہ 5 ارب روپے کی مقررہ سطح پر تھا۔ بینک آخر 2009ء تک مطلوبہ سرمائے کے لیے مقررہ 6 ارب روپے کی سطح کے حصول میں پیش رفت کررہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں کم از کم مطلوبہ سرمائے کی حد میں اضافہ کیا ہے اور اب مقامی طور پر ان کارپوریٹ ہونے والے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ 2013ء تک اپنے اداشدہ سرمائے کو مرحلہ وار بڑھا کر 10 ارب روپے تک کردیں۔ غیر ملکی بینکوں کے لیے بھی کم سے کم مطلوبہ سرمائے کو بڑھا کر 10 ارب روپے کردیا گیا ہے اور اس پر مرحلہ وار عملدرآمد کرنا ہوگا۔ تاہم، ایسے غیر ملکی بینک جن کے ہیڈ آفسز کے پاس کم از کم 300 ملین ڈالر کے مساوی اداشدہ سرمایہ (نقصانات سے مبرا) موجود ہے یا ان کے ملکی ضابطہ کار کے تحت بیان کردہ شرح کفایت سرمایہ کم از کم 8 فیصد تک ہو، وہ ذیل میں دی گئی کم از کم مطلوبہ سرمائے کی حد کو برقرار رکھ سکتے ہیں، تاہم اس کے لیے انہیں اسٹیٹ بینک سے پیشگی اجازت لینی ہوگی:

- 5 شاخوں کے حامل غیر ملکی بینکوں (ایف بیز) کے لیے ضروری ہے کہ وہ 31 دسمبر 2010ء تک اپنے مطلوبہ سرمائے کو 3 ارب روپے تک کردیں۔
- 6 تا 50 شاخیں رکھنے یا ان میں اس حد تک توسیع کی خواہش رکھنے والے ایف بیز کے لیے ضروری ہے کہ وہ 31 دسمبر 2010ء تک اپنے مطلوبہ سرمائے کو بڑھا کر 6 ارب روپے تک کردیں۔

ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اداشدہ سرمائے (نقصانات سے مبرا) کو دسمبر 2009ء تک بڑھا کر 6 ارب روپے کردیں۔ اداشدہ سرمائے کو بڑھانے کا مقصد بینکاری صنعت میں انضمام وتحویل کو فروغ دینا تھا تاکہ منڈی میں مضبوط اور مستحکم اداروں کو ترقی دی جائے۔ اس کے نتیجے میں انضمام کے کئی سودے طے پاچکے ہیں جبکہ درمیانی

جہت کے حامل بعض بینکوں نے انضمام کے عمل کا آغاز کردیا ہے۔کم سے کم سرمائے کی شرائط میں اضافے کے علاوہ مطلق کم از کم شرح کفایت سرمایہ کی تنہا اور جامع بنیادوں دونوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 10 فیصد کردیا گیا ہے جو 31 دسمبر 2009ء سے نافذ العمل ہوگا۔اس سے قبل بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ 8 فیصد سے زائد تھی۔شرح کفایت سرمایہ کی نئی شرائط کے دوررَس اثرات مرتب ہوں گے۔

3.2.4 بازل دوم کے نفاذ میں پیش رفت

بازل دوم کا نفاذ اسٹیٹ بینک کی اہم ترجیحات میں شامل رہا ہے۔اس ضمن میں نہ صرف بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو وقتاً فوقتاً رہنما خطوط جاری کیے جاتے رہے بلکہ متعلقہ فریقوں سے قریبی ربط بھی استوار رکھا گیا ہے۔مزید برآں، عام رابطے کے علاوہ انفرادی بینکوں، پی بی اے اور ایس ای سی پی سے مخصوص مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا جبکہ تربیت کے مواقع فراہم کرکے استعداد کاری جیسے بعض اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔

بازل دوم کے نفاذ کے بارے میں تفصیلی رہنما خطوط جون 2006ء میں جاری کیے گئے۔بینکوں و ترقیاتی مالی اداروں کو بازل دوم سمجھتے اور دستیاب طریقہ کار اپنانے کے لیے مہلت دی گئی۔اس کے تحت بینکوں و ترقیاتی مالی اداروں سے کہا گیا کہ وہ یکم جولائی 2006ء سے معیاری طرزفکر کو اختیار کرنے کا آغاز کریں اور یکم جنوری 2008ء سے اس پر عملدرآمد شروع کردیا جائے۔بعدازاں، یکم جنوری 2008ء سے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو جدید طرزفکر پر کام شروع کرنے کی ہدایت دی گئی جس پر عملدرآمد یکم جنوری 2010ء سے ہوگا۔اس ضمن میں جون 2008ء کے ایک اہم پالیسی فیصلے میں کہا گیا تھا کہ بازل دوم کے جدید طرزفکر کو اختیار کرنے کا عمل بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے۔تاہم بازل دوم کے جدید طرزفکر کو اختیار کرنے کا عمل اسٹیٹ بینک کی منظوری سے مشروط ہوگا اور مرکزی بینک اس کا فیصلہ ادارے کی تیاری اور ان کے نظاموں کی اثر پذیری کے جائزے کے بعد کرے گا۔اسی طرح، ایسے ادارے جو کہ جدید طرزفکر کو آئندہ پانچ برسوں میں اختیار کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسٹیٹ بینک کو اپنے ایکشن پلان سے آگاہ کردیں۔

خطرہ قرض ومنڈی کے معیاری طرزفکر اور آپریشنل خطرے کے لیے بنیادی اظہاریہ و معیاری طرزفکر کا نفاذ مارچ 2007ء میں کیا گیا۔اس کے تحت بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ انفرادی و اجتماعی حیثیت دونوں میں بازل دوم کے کفایت سرمایہ ریٹرنز کو سہ ماہی بنیادوں پر جمع کرانے کے ساتھ ساتھ بازل اول کے ریٹرنز کو بھی جمع کرادیں۔

بازل دوم کے مؤثر نفاذ میں معاون دو شعبوں کے لیے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔اول، بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ خطرہ قرض کی درجہ بندی کا اندرونی نظام وضع کریں، یہ بازل دوم کے جدید طرزفکر کے نفاذ کی ایک اہم شرط ہے۔ان نظاموں کا مقصد معاہدہ کرنے والے اور سہولت کار دونوں کے متعلق دوررُخی درجہ بندی فراہم کرنا ہے۔دوم، بازل دوم کی تفصیلی ہدایات کی وضاحت اور بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کی سہولت کے لیے کفایت سرمایہ کے اندرونی جائزے کے عمل (آئی سی اے اے پی) کی رہنما ہدایات جاری کی گئی ہیں۔بینک/ترقیاتی مالی ادارے اندرونی درجہ بندی اور آئی سی اے اے پی میں سے کسی بھی ایک طریقے کو اختیار کرنے میں آزاد ہیں۔لیکن انہیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ طریقہ کار ان کے آپریشنز سے ہم آہنگ ہے۔

اس کے کئی اہم پہلوؤں پر عملدرآمد میں پیش رفت ہوئی ہے جس سے بازل دوم کے باسہولت اور مؤثر نفاذ میں مدد ملے گی۔اس ضمن میں کئی انفرادی بینکوں سے بات چیت کی گئی ہے تاکہ بازل دوم کے نفاذ کو سمجھنے اور ان کی سرگرمیوں کے بارے میں معلوم کیا جاسکے۔ان اداروں کے مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں ایکشن پلان حاصل کیا گیا اور دیگر ضروری مشقیں انجام دی گئیں۔اس ضمن میں جہاں بھی بینکوں کی کارکردگی کو غیر تسلی بخش پایا گیا، وہاں پر حکام کو ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔مستقل اور کڑی نگرانی کے ذریعے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے بازل دوم کے معیاری طرزفکر کو اپنانے کی سمت پیش رفت کو یقینی بنانے میں مدد ملی ہے۔اب زیادہ تر بینکوں نے اپنے کارپوریٹ صارفین کے خطرہ قرض کی درجہ بندی کرلی ہے اور وہ اس کی اطلاع اسٹیٹ بینک کو دے رہے ہیں جبکہ صارفی قرضوں کی درجہ بندی (ریٹنگ) کا عمل تکمیل کے مراحل سے گزر رہا ہے۔

چونکہ بازل دوم کے معیاری طرزفکر کا انحصار بڑی حد تک مستند قرضہ درجہ بندی ایجنسیوں کی جانب سے جاری کردہ قرضہ جاتی درجہ بندی پر ہوتا ہے، اس لیے پاکستان میں درجہ

بندی کی ثقافت کوفروغ دینے کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں۔اس ضمن میں نہ صرف بینکوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے صارفین کو آگاہی فراہم کریں بلکہ ایس ای سی پی کے اشتراک سے فہرستی کارپوریٹ اداروں کے لیے درجہ بندی کو لازمی قرار دینے پر بھی غور کیا جارہا ہے۔ بازل دوم کے لیے قرضہ درجہ بندی ایجنسیوں کی سالانہ جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔قرضہ درجہ بندی ایجنسیوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے طریقہ کار کو مزید بہتر بنائیں اور انسانی وسائل کی بہتری پر بھی توجہ دیں۔کئی درجہ بندی ایجنسیوں نے اپنی استعداد میں اضافہ کیا ہے۔

اطلاع دینے کے سالانہ خاکوں (فارمیٹ) اور دیگر شرائط نے اسٹیٹ بینک اور منڈی کے شرکا دونوں کے تناظر سے اداروں کے لیے کوائف ظاہر کرنے کی شرائط میں اضافہ کردیا ہے۔اسٹیٹ بینک گہرائی سے ادارے کی کارکردگی اور اس کی استقامت کی پیائش کرسکتا ہے اور ایسا کرتا رہا ہے۔مختصر یہ کہ بازل دوم وسیع امکانات کا حامل عمل ہے اور اس ضمن میں خاصی بہتری آچکی ہے۔

3.2.5 دباؤ کی جانچ

اگرچہ اسٹیٹ بینک نے دباؤ کی جانچ پر کام کا آغاز 2000ء کے اوائل میں کردیا تھا تاہم اس میں تیزی 2004ء میں پاکستان کے پہلے ایف ایس اے پی کے بعد آئی ہے۔دباؤ کی جانچ میں توجہ حساسیت کے سادہ تجزیے پر مرکوز کی گئی تھی جس میں صورتحال کے تجزیے اور میکرواکنامک ماڈل پر مبنی طرز فکر شامل نہیں ہے۔2007ء میں شعبہ بینکاری نگرانی میں ایک الگ ڈویژن قائم کیا گیا جسے 'خطرے کے تجزیے کا ڈویژن' (آر اے ڈی) کا نام دیا گیا ہے اور اس کا مقصد 'دباؤ کی جانچ کے ماڈل پر مبنی طرز فکر' کی تیاری اور اس کا نفاذ ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے طریقہ کار کے متعلق ایک جامع دستاویز تیار کی گئی ہے جس میں دباؤ کی جانچ کا فریم ورک فراہم کیا گیا ہے۔مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے افسران کی استعداد کاری کے لیے اس موضوع پر متعدد تربیتی ورکشاپس بھی منعقد کی گئیں۔

خطرے کے تجزیے اور دباؤ کی جانچ کی استعداد کو بڑھانے کے لیے 'بینکاری نگرانی خطرے کے تجزیے کا ماڈل' (بی ایس آر اے ایم) کے منصوبے کا آغاز کیا گیا ہے۔بی ایس آر اے ایم کے تین ماڈل ہیں؛ خطرہ منڈی، خطرہ قرض اور آپریشنل خطرہ۔خطرہ منڈی اور خطرہ قرض کے ماڈلز پر کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور یہ بھی استعمال کنندہ کی قبولیت (یو اے ٹی) کے مرحلے سے گذر رہا ہے۔توقع ہے کہ اس کے نفاذ کے بعد خطرات کی مؤثر نگرانی اور انتظام کی استعداد میں بہتری آئے گی اور بی ایس آر اے ایم کے نتائج کی بنیاد پر باضابطہ فیصلہ سازی میں سہولت ملے گی۔

3.2.6 انتظام خطر

بینکوں کے لیے انتظام خطر کا مضبوط اور جامع فریم ورک وضع کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد پالیسی اقدامات کیے ہیں:

(الف) کوائف کے اظہار کی نئی شرائط اور مالی رپورٹنگ پر اندرونی کنٹرولز

بینکوں کے لیے کوائف کے اظہار کی شرائط کو خطرے کے بدلتے ماحول سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ان شرائط پر فروری 2006ء میں نظر ثانی کی گئی۔کوائف کے اظہار کی نئی شرائط میں بازل دوم پر عملدرآمد کرتے ہوئے مزید شفافیت پر زور دیا گیا ہے۔مزید برآں، پالیسی فریم ورک کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اور مزید صراحت کے لیے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ انتظامِ خطر، قرضہ، ٹریژری وسرمایہ کاری، کنٹرول کے اندرونی نظام وآڈٹ، آئی ٹی سیکورٹی، انسانی وسائل اور اکاؤنٹنگ واکتشاف کے شعبوں کے متعلق پالیسیاں تشکیل دیں اور باقاعدگی سے ان میں بہتری لاتے رہیں۔

31 دسمبر 2009ء سے کسی بینک / ترقیاتی مالی ادارے کے قانونی آڈیٹرز کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی رائے دیں اور مالی رپورٹنگ کے اندرونی کنٹرولز کے مؤثر ہونے کے متعلق بورڈ کی توثیق کے بارے میں رپورٹ دیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں بہترین عالمی معیارات پر کس حد تک عمل پیرا ہیں۔

(ب) تموین کی شرائط میں بہتری لانا

بینکاری نظام کو مستحکم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے قرضوں کی درجہ بندی اور تموین کی شرائط کو مزید بہتر بنایا ہے۔اگرچہ تموین کی شرائط کو بہترین عالمی معیارات سے ہم آہنگ

کرنے کے لیے اس میں متعدد تبدیلیاں کی گئی ہیں تاہم اس میں سب سے اہم ضمانت کی قیمت فروخت لازم کی سہولت کا بتدریج خاتمہ ہے۔ ابتدائی طور پر 2005ء میں غیر ادا شدہ قرضوں پر تموین میں قیمت فروخت لازم کا اطلاق 50 لاکھ روپے سے کم کی مالکاری سہولتوں پر ختم کر دیا گیا۔ ایک سال بعد دوسرے اقدام کے ذریعے ایک کروڑ روپے کی مالکاری کو اس شرط سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا۔ 2007ء میں مکاناتی مالکاری کے علاوہ دیگر قرضوں پر تموین میں لازمی قیمت فروخت کو دو سال کے لیے مکمل طور پر ہٹالیا گیا۔ اس شرط کے خاتمے کا مقصد قرضوں پر ضمانت کے اثاثہ جاتی نرخوں کو نقصان دہ دھچکے کی صورت میں درپیش آنے والے خطرے سے نمٹنا تھا۔ بعد ازاں، جنوری 2009ء میں منڈی کے بدلتے ہوئے تحرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے بینکوں کو ضمانت پر قیمت فروخت لازم کی سہولت سے استفادے کی اجازت دی گئی جو کہ رہائشی و کمرشل رہن کی قیمت فروخت لازم کا 30 فیصد ہوگی۔

(ج) امانتوں کے تحفظ کی اسکیم

قومی بینکوں کی نجکاری کے ساتھ ہی نئے نجی اداروں کی آمد سے بینک کی ناکامی کی صورت میں ان کی امانتوں کے متعلق فیصلے کے لیے ثالثی اور کاملیت پر مبنی طریقہ کار وضع کیا گیا ہے، کیونکہ نیشنلائزیشن ایکٹ 1974ء صرف قومیائے جانے والے بینکوں کے امانت داروں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس لیے 2008ء کے دوسرے نصف حصے میں امانتوں کے واضح تحفظ کا باقاعدہ نظام تشکیل دینے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس ضمن میں متعدد اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس موضوع پر ایک 'نظری مضمون' اور فریقین سے مشاورت کے بعد اسکیم تیار کی گئی ہے۔

امانت تحفظ فنڈ کے قیام کے متعلق قانون کا مسودہ تیار کر کے وزارت خزانہ کو منظوری کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے نافذ العمل ہونے سے اہل / چھوٹے امانت گزاروں کو تحفظ فراہم ہو جائے گا۔ نظام سے بینک کے ناکام ہونے کی صورت میں ٹیکس دہندگان سے بیل آؤٹ پیکیج کا بوجھ بھی اتار دیا جائے گا کیونکہ اس میں شریک بینک باقاعدگی سے اپنے حصے کا پریمیم ادا کریں گے۔

3.3 قانونی ڈھانچے کی مضبوطی

3.3.1 اینٹی منی لانڈرنگ صورتحال کا جائزہ

ایشیا پیسفک گروپ برائے منی لانڈرنگ (اے پی جی ایم ایل) اور عالمی بینک نے جنوری تا فروری 2009ء کے دوران پاکستان میں اینٹی منی لانڈرنگ کی صورتحال کا مشترکہ جائزہ لیا۔ باہمی جائزے لینا ایشیا پیسفک گروپ کا ایک اہم فریضہ ہے اور پاکستان 2001ء سے اس کے رکن ملکوں میں شامل ہے۔ چونکہ ملک کے مالی شعبے میں بینکاری کا حصہ بڑا ہے اس لیے اسٹیٹ بینک نے پہلے مرحلے میں متعلقہ افسران کے لیے تربیتی پروگرام منعقد کیے اور بعد ازاں انہوں نے سینئر ایگزیکٹوز کے ساتھ متعدد اجلاسوں میں شرکت کی تاکہ انہیں اس کام کے لیے پوری طرح تیار کیا جا سکے۔ اسٹیٹ بینک نے فریقوں اور دورہ کرنے والی ٹیم سے مذاکرات کیے۔ اس تنظیم کے سالانہ اجلاس میں منظور کی جانے والی حتمی رپورٹ بینکاری شعبے کے متعلق ملے جلے نتائج کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ اس میں مختلف شعبوں کی الگ الگ درجہ بندی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ تاہم، رپورٹ نے عملدرآمد کی سطح میں مرحلہ وار بہتری لانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات کو سراہا ہے۔ جائزہ ٹیم نے خصوصاً 9 مارچ 2009ء کو جاری ہونے والے سرکلر نمبر 7 کی تعریف کی۔ ان ہدایات سے ضابطہ کاری میں زبردست بہتری آئی ہے اور پاکستانی بینکوں کو عالمی معیارات سے قریب تر کر دیا ہے۔

3.3.2 کارپوریٹ نظم ونسق پر توجہ مرکوز کرنا

بینکاری کاروبار میں آنے والی تبدیلیوں اور دنیا بھر میں کارپوریٹ نظم ونسق کے حالیہ اسکینڈلز سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک اپنے قابلیت وموزونیت ٹیسٹ کے معیار میں بہتری لا کر کارپوریٹ نظم ونسق کو بہتر بنانے کی سخت کوشش کر رہا ہے۔ اسپانسر شراکت داروں / ڈائریکٹروں کی واضح تعریف متعین کی گئی ہے۔ ان کے لیے سی ڈی سی کے پاس مسدود کھاتوں میں موجود اپنے حصے کو 31 جولائی 2008ء تک منتقل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی تاکہ بینکوں میں ان کے حصے / ملکیت کا تسلسل یقینی بنایا جا سکے اور مالکاری کے اسپانسر حصص کو بطور ضمانت استعمال کرنے سے بچا جا سکے۔ اسٹیٹ بینک کی ہدایات کے مطابق ہر بینک کے سی ڈی سی مسدود حصص کی حیثیت پر عملدرآمد کے لیے کئی جامع مشقیں کی گئی ہیں۔

پاکستانی بینکوں کی بیرون ملک سرگرمیاں انجام دینے والے اعلیٰ افسران کے لیے قابلیت وموزونیت ٹیسٹ کے معیار پر پورا اترنا اور اسٹیٹ بینک سے ان کی تقرری کی پیشگی منظوری لینا ضروری ہے۔ غیر ملکی قومیت کے حامل افراد کی تقرری کے لیے ضروری مستعدی کا طریقہ کار اپنایا گیا ہے اور دیگر مرکزی بینکوں اور زری حکام کے ساتھ مل کر اس پر عملدرآمد کرایا

جاتا ہے۔مزید برآں، بینکوں کو بورڈ اور اس کی کمیٹیوں کے اجلاسوں میں شرکت کرنے والے ڈائریکٹرز کے لیے معاوضے کی ادائیگی کو لچکدار رکھا گیا ہے۔اس عمل کی بہتر انداز میں انجام دہی کو یقینی بنانے کے لیے ہر بینک و ترقیاتی مالی ادارے اور ایم ایف بی کے سی ای او اور بورڈ کے لیے ضروری ہے کہ وہ سی ای او کی برطرفی یا استعفے سے دو ماہ قبل پیشگی نوٹس اسٹیٹ بینک کو بھجوادے۔

3.3.3 بینکوں و ترقیاتی مالی اداروں کی تشکیل نو/نجکاری

اسٹیٹ بینک مالی مشکلات سے دوچار اور سرمائے کی نامناسب مقدار کے حامل اداروں کی حالت سدھارنے کے لیے متعدد بینکوں کی تشکیل نو/نوسرمایت پر کام کررہا ہے۔اس ضمن میں اسٹیٹ بینک، ایس ایم ای بینک کو حتمی شکل دینے کے لیے نجکاری کمیشن سے قریبی رابطے میں ہے۔مالی مشیروں کی جانب سے ضروری مستعدی اور دیگر قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد نجکاری کمیشن نے دلچسپی رکھنے والے اسٹرٹیجک سرمایہ کاروں سے اظہار دلچسپی کی درخواستیں طلب کی ہیں اور ان کا ضروری مستعدی کا عمل پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔تاہم، عالمی مالی بحران کی وجہ سے منتخب فریقوں کی دلچسپی میں کمی کے باعث اس سودے کو حتمی شکل نہیں دی جاسکی۔اسٹیٹ بینک ایک بار پھر اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے لیے نجکاری کمیشن سے تعاون کررہا ہے۔

اسٹیٹ بینک فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ کی نوسرمایت پر بھی کام کررہا ہے۔اسٹیٹ بینک نے وزارت خزانہ کے تعاون سے ایک مشیر کی خدمات حاصل کی ہیں تاکہ اس معاملے کا جائزہ لے کر تجاویز اور اقدامات پر مبنی ایک ایسا روڈ میپ تشکیل دیا جاسکے جس پر عملدرآمد کے ذریعے بینک میں سرمایہ کاری کی ترغیب دی جاسکے۔وزارت خزانہ نے جامع مذاکرات کے بعد اسٹیٹ بینک کو فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ کی تشکیل نو اور نجکاری کرنے کی ذمہ داری تفویض کی ہے۔اسٹیٹ بینک نے مشیر کی خدمات کی روشنی میں اس کی نوسرمایت کا عمل شروع کردیا ہے اور اب بینک کے 'سرمائے' کے مسئلے کے جلد حل کے لیے وزارت خزانہ اور دیگر اہم شراکت داروں سے تعاون جاری ہے۔

اسٹیٹ بینک اور وزارت خزانہ، آئی ڈی بی پی کی تشکیل نو کے لیے بھی سرگرمی سے تعاون کررہے ہیں۔اسٹیٹ بینک نے آئی ڈی بی پی کی مکمل مالی تشکیل نو کا منصوبہ وفاقی حکومت کو بھجوادیا ہے۔بینک کی قدر کا آزادانہ تخمینہ لگالیا گیا ہے اور بہترین آپشن کو بروئے کار لانے کے لیے اسٹیٹ بینک وفاقی حکومت کی اعانت کررہا ہے۔خوشحالی بینک کے قانونی ڈھانچے میں تبدیلی لاتے ہوئے اس کی تشکیل نو کا کام کامیابی سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔

اسٹیٹ بینک ایچ بی ایف سی کی بحالی کے لیے اس کی تشکیل نو/نجکاری کی کوششیں کررہا ہے۔اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعدد اقدامات کے بعد اس کارپوریشن کو فنانس ڈویژن کے جاری کردہ حکم نامے کے ذریعے کارپوریٹ ادارے کی شکل دی گئی ہے۔اس حکم نامے کے تحت ایچ بی ایف سی کے تمام واجبات اور اثاثوں کو ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن لمیٹڈ (ایچ بی ایف سی ایل) میں منتقل کردیا گیا ہے۔

3.3.4 بینکاری شعبے میں انضمام و تحویل

ملک کے مالی شعبے میں جاری اصلاحات، بینکاری نظام کی ملکیتی ساخت میں تبدیلیوں اور کم سے کم مطلوبہ سرمائے میں اضافے کے باعث ملک کے مالی شعبے میں انضمام و تحویل کے ذریعے یکجائی کا عمل جاری ہے۔ملکی و عالمی معیشتوں میں سست روی کے باوجود پاکستان کے مالی منظر نامے میں انضمام و تحویل کو بے حد اہمیت حاصل ہے اور اس پر وسیع تر توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔اسٹیٹ بینک نے ماضی قریب میں بڑی تعداد میں انضمام و تحویل کے سودوں میں معاونت کی ہے۔خصوصاً بینکاری شعبے میں یہ سرگرمی زیادہ ہے۔نہ صرف بینک بلکہ دیگر شعبے بھی اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ملک میں کمرشل بینکوں، اسلامی کمرشل بینکوں، ڈی ایف آئیز، ایم ایف بیز اور مبادلہ کمپنیوں کا واحد نگراں اور ضابطہ کار ہونے کی حیثیت سے بینکاری کمپنیوں کے ادغام کی منظوری کا اختیار اسٹیٹ بینک کو حاصل ہے۔اس کے علاوہ غیر بینک مالی کمپنیوں (این بی ایف سیز) کے کسی بینکاری کمپنی سے ادغام کی اجازت بھی اسٹیٹ بینک ہی دیتا ہے۔

گذشتہ 8 برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے تحویل کے 11 اور انضمام کے 41 سودے کیے ہیں۔ان میں زیادہ تر سودے سرمایہ کاری بینکوں کے کمرشل بینکوں اور بینکوں کے دیگر بینکوں سے انضمام جبکہ دیگر سودے ڈی ایف آئیز/اجارہ کمپنیوں کے کمرشل بینکوں سے انضمام کے متعلق تھے۔اب تک اس مشق پر ملا جلا ردعمل سامنے آیا ہے اور مقامی و بیرونی

دونوں قسم کے فریقین نے بینکوں کی ملکیت حاصل کی ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران متعدد بینکوں اور این بی ایف سیز نے انضمام کے لیے اسٹیٹ بینک سے رابطہ کیا ہے، تاہم انضمام کے بیشتر سودے ادغام کرنے والے اداروں کے مابین بعض مسائل کی وجہ سے پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکے۔ حالیہ سودوں میں ٹیلی نور پاکستان نے تعمیر مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ کے اکثریتی حصص حاصل کر لیے ہیں۔ کے اے ایس بی کیپیٹل لمیٹڈ و نیٹ ورک لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ کو کے اے ایس بی بینک لمیٹڈ میں ضم کر دیا گیا ہے۔

اگرچہ موجودہ قوانین اور قواعد وضوابط میں انضمام/ادغام/ تحویل کے سودوں کے لیے بنیادی قانونی اور ضوابطی ڈھانچہ فراہم کیا گیا ہے تاہم اس عمل میں مزید بہتری لانے کی خاطر جامع رہنما خطوط تیار کیے گئے ہیں۔ ان رہنما خطوط میں تحویل میں لینے/ضم ہونے والے اداروں کو سودے کی باسہولت تکمیل کے لیے قدم بہ قدم رہنمائی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک سے رابطے سے قبل خود تشخیصی کا معیار بھی دیا گیا ہے۔ ان رہنما خطوط کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں بینکوں میں شیئر ہولڈنگ/اسٹرے ٹجک حصہ اور حصہ دوم میں بینکاری کمپنیوں کے ادغام کا احاطہ کیا گیا ہے۔ چونکہ تحویل کے معاملات کے بعد اکثر ادغام کا مرحلہ آتا ہے، اس لیے حصہ اول اور دوم کے رہنما خطوط کو ایک دوسرے سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا۔ یہ رہنما خطوط ایک دوسرے سے منسلک اور معاون ہیں۔

3.3.5 پاکستانی بینکوں کے بیرون ملک آپریشنز کو مضبوط بنانا

پاکستان میں ان کارپوریٹ ہونے والے بینکوں کے بیرون ملک آپریشنز کو مضبوط بنانے کے لیے مارچ 2009ء میں اوورسیز برانچ لائسنسنگ پالیسی جاری کی گئی۔ نئی پالیسی کے تحت اوورسیز آپریشنز انجام دینے والے بعض ایگزیکٹوز کو اسٹیٹ بینک کے معیار کے تحت قابلیت وموزونیت کی جانچ کے لیے اہم ایگزیکٹوز کے زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ پاکستان میں اپنے صدر دفاتر کو سالانہ بنیادوں پر بعد از ٹیکس اوورسیز منافع کا 34 فیصد حصہ واپس بھجوائیں۔

3.3.6 بینکاری خدمات تک رسائی میں اضافہ

بینکوں کی شاخوں کے لائسنس جاری کرنے سے متعلق قانونی ڈھانچہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء اور بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء میں دیا گیا ہے۔ بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی دفعہ 28 کے تحت اسٹیٹ بینک نے شاخوں کو لائسنس دینے کی ایک جامع پالیسی فراہم کی ہے جس میں بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ شاخ کے مقام کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہیں۔ اس پالیسی کا اہم مقصد دیہی/پسماندہ علاقوں میں رسائی کی سطح کو بڑھانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تمام روایتی واسلامی بینکوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نئی شاخوں میں سے 20 فیصد ایسے پسماندہ علاقوں میں کھولیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران روایتی بینکوں کی تعداد میں 7.22 فیصد نمو ہوئی ہے اور یہ 8141 سے بڑھ کر 8729 ہوگئی ہیں۔ مذکورہ مدت کے دوران اسلامی بینکوں کی شاخیں 334 سے بڑھ کر 528 ہوگئیں جو ان میں 58.08 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ خرد مالکاری بینکوں کی شاخیں 9.39 فیصد نمو کے ساتھ 268 تک پہنچ گئی ہیں جو کہ گذشتہ سال 245 تھیں۔

بلا دفتر بینکاری روایتی شاخوں پر مبنی بینکاری کا خاصا مستانعم البدل ہے۔ بلا دفتر بینکاری کے تحت مالی اداروں اور دیگر کمرشل فریقوں کو بینک کے دفتر سے باہر فراہم مالی خدمت فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور وہ خردہ ایجنٹوں، موبائل فون وغیرہ کے ذریعے اپنی خدمات بہم پہنچا سکتے ہیں۔ بلا دفتر بینکاری کے ذریعے بینکاری خدمات سے محروم افراد تک رسائی حاصل کر کے انہیں سہولت مہیا کی جاسکتی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے تمام فریقوں اور دنیا بھر کے ماہرین سے طویل صلاح ومشورے کے بعد بلا دفتر بینکاری کے قواعد وضوابط جاری کیے۔ یہ ایک حالیہ اختراع ہے اور امید کی جارہی ہے کہ روایتی بینکاری کے بارے میں عوام کی سوچ کو تبدیل کر کے انہیں کاروبار کے نئے رجحانات کی سمت مائل کیا جاسکے گا۔ اسٹیٹ بینک نے دو بینکوں (ایک کمرشل اور دوسرا خرد مالکاری) کو ایک معروف موبائل نیٹ ورک کے اشتراک سے اپنا پائلٹ منصوبہ شروع کرنے کی اجازت دی ہے۔ متعدد بینک بلا دفتر بینکاری کی منظوری/ابتدائی غور وخوض کے مرحلے سے گزر رہے ہیں۔ مزید برآں، مالی خدمت کی فراہمی کے دائرہ کار کو وسعت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد بینکوں کو اپنے صارفین کو موبائل بینکاری خدمات بہم پہنچانے کی اجازت دے دی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے پانچ بینکوں کو اپنے موجودہ صارفین کو موبی لنک جینی (موبائل بینکاری خدمت) فراہم کرنے کی اجازت دی ہے۔ متعدد بینک موبائل فون سے بینکاری خدمات کی فراہمی کو متعارف کرانے میں اسٹیٹ بینک سے مذاکرات کے ابتدائی مراحل میں ہیں۔

3.3.7 نئے بینکوں کے لائسنس

بینکنگ کمپنیز آرڈیننس، 1962ء کی دفعہ 27 اور ایم ایف آئیز آرڈیننس، 2001ء کی دفعہ 12 اور 13 کے تحت اسٹیٹ بینک کو بینکاری کے نئے لائسنس جاری کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

زیر جائزہ مدت میں البرکہ اسلامی بینک (فی الوقت یہ البرکہ بینک بحرین کے برانچ آپریشنز کے ماتحت ہے) کو اسلامی بینک کا لائسنس دیا گیا جبکہ خرد مالکاری بینکاری کے 2 لائسنس کشف فاؤنڈیشن اور این آر ایس پی مائیکروفنانس بینک کو جاری کیے گئے۔ کشف مائیکروفنانس بینک نے اپنے ملک گیر آپریشنز کا آغاز کر دیا ہے۔

3.3.8 قرضہ وصولی کے معقول رہنما خطوط

اسٹیٹ بینک نے قرض کی وصولی/ بازیابی کے طریقے کو مزید بہتر بنانے کی کوششوں کے سلسلے میں قرض وصولی کی رہنما ہدایات وضع کی ہیں، جن میں صارفین/ قرض گیروں کی شکایات کے ازالے کے لیے بینکوں/ ترقیاتی مالی اداروں کے معیار کا تعین کیا گیا ہے۔ ان رہنما خطوط کا اطلاق کریڈٹ کارڈز، مکاناتی، کار اور نجی قرضوں سمیت متعدد اقسام کی صارفی مالکاری سہولتوں پر ہوتا ہے۔

3.4 پاکستان میں اسلامی بینکاری کی صورتحال

گذشتہ چند برسوں میں عالمی سطح پر اسلامی مالی صنعت میں 15 فیصد سالانہ کی نمو ہو رہی ہے۔ چند برس قبل تک مسلمانوں کی مالی ضروریات پوری کرنے کی ایک منڈی سمجھی جانے والی اسلامی مالیات نے اب ایک باقاعدہ مکمل مالی منڈی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اثاثوں اور واجبات پر اسلامی مالیات کی جانب سے فراہم کیے جانے والے مالی حل ایسے ہیں جنہیں اسلامی و روایتی بینکوں دونوں کی بیلنس شیٹ پر یکساں طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ سرکاری و نجی شعبے اور علاقائی و عالمی مراکز سرمایہ کاری، شراکت داریوں و اتحادوں کی تشکیل، سرمائے کی منتقلی اور معلومات کے تبادلے کو فروغ دینے کے لیے مؤثر انداز میں ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔

پاکستان میں آخر جون 2009ء تک اسلامی بینکاری صنعت کے مجموعی اثاثے 313 ارب روپے تک پہنچ گئے جو 30 جون 2008ء میں 230 ارب روپے تھے (دیکھئے **جدول 3.1**)۔ اسی طرح آخر جون 2009ء تک اسلامی بینکوں کا مالکاری وسرمایہ جزدان 194 ارب روپے ہو گیا ہے، جو کہ 30 جون 2008ء تک 163 ارب روپے تھا۔

منڈی میں حصے کے لحاظ سے مجموعی اثاثے، مالکاری وسرمایہ کاری اور امانتیں آخر جون 2009ء میں بڑھ کر بالترتیب 5.2 فیصد، 4.2 فیصد اور 5.2 فیصد تک پہنچ گئی ہیں۔ مزید برآں، چھ مکمل اسلامی بینکوں اور 12 روایتی بینکوں (جن کی شاخیں صرف اسلامی بینکاری خدمات فراہم کرتی ہیں) کی شاخوں کا نیٹ ورک بڑھ کر جون 2009ء میں 528 شاخوں تک پہنچ گیا ہے جبکہ یہ جون 2008ء میں 326 شاخوں پر مشتمل تھا (دیکھئے **جدول 3.2**)۔

جدول 3.1: پاکستان میں اسلامی بینکاری کے رجحانات

ارب روپے، نمو فیصد میں

	امانتیں	مالکاری وسرمایہ کاری	مجموعی اثاثے
جون 04ء	13.2	13.1	18.8
جون 05ء	37.8	37.2	54
نمو (فیصد)	188	184	187
جون 06ء	59.7	57.9	87.6
نمو (فیصد)	58	56	62
جون 07ء	107.4	89.2	157.9
نمو (فیصد)	80	54	80
جون 08ء	163.1	163.4	229.6
نمو (فیصد)	52	83	45
جون 09ء ☆	238	194	313
نمو (فیصد)	46	19	36

☆ عبوری اعداد و شمار

جدول 3.2: اسلامی بینکاری کے کھلاڑی (آخر جون)

(تعداد میں)

	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء	2009ء
اسلامی بینک (آپریٹنگ)	1	1	2	4	6	6	6
الف) اسلامی بینکوں کی شاخیں	8	10	32	48	122	223	389*
اسلامی بینکوں کی شاخیں رکھنے والے روایتی بینک	0	5	9	11	13	12	12
ب) روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری خدمات فراہم کرنے والی شاخیں	0	10	30	39	61	103	139**
اسلامی بینکوں کی مجموعی شاخیں	**8**	**20**	**62**	**87**	**183**	**326**	**528@**

*بشمول 76 ذیلی شاخیں۔ **بشمول دو ذیلی شاخیں۔ @بشمول 78 ذیلی شاخیں۔

پاکستان میں اسلامی مالیات کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری صنعت کے لیے ایک جامع طویل مدتی منصوبہ تیار کیا ہے جس کے مطابق اسلامی بینکاری اداروں کو اپنے کاروبار کا دائرہ ایس ایم ای مالیات، خرد مالکاری اور زراعت جیسے کچھ نئے شعبوں تک وسیع کرنے کا ٹاسک دیا گیا ہے۔ ضوابطی و شرعی تقاضوں کو اسلامی مالی خدمات بورڈ (آئی ایف ایس بی) اور اسلامی مالی اداروں کی تنظیم برائے اکاؤنٹنگ و آڈیٹنگ کے وضع کردہ معیارات کو اپنا کر انہیں مزید مستحکم کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد صنعت کو بہترین عالمی روایات کا حامل بنانا ہے تاکہ اسلامی بینکاری کے لیے اسٹیٹ بینک کی کوششوں کی ساکھ اور عالمی فریقوں کے اعتماد میں اضافہ کیا جاسکے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اسلامک فنانس نیوز 2008ء کے عالمی سروے میں اسلامی مالیات کو فروغ دینے کی کوششوں میں اسٹیٹ بینک دوسرے نمبر پر آیا ہے۔

3.4.1 اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

زیر جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری صنعت کے فروغ اور ترقی کے لیے کئی اہم اقدامات کیے ہیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

شریعت سے ہم آہنگ طریقوں میں بہتری لانا

اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں میں مزید بہتری لانے کی غرض سے شرعی تقاضوں سے ہم آہنگ ایک جامع ڈھانچہ وضع کیا ہے اور اس ضمن میں کیے جانے والے اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- اسلامی مالی اداروں کی تنظیم برائے اکاؤنٹنگ و آڈیٹنگ (اے اے او آئی ایف آئی) کے شرعی معیارات کو مرحلہ وار اختیار کرنے کا عمل جاری ہے۔ پہلے مرحلے میں اسٹیٹ بینک کے شریعت بورڈ نے اے اے او آئی ایف آئی کے شریعہ معیار نمبر 03 (قرض گیر کی نادہندگی)، شریعہ معیار نمبر 08 (مضاربہ ٹو پرچیز آرڈر)، شریعہ معیار نمبر 09 (اجارہ و اجارہ منتہی بالتملیک) اور شریعہ معیار نمبر 13 (مضاربہ) کا جائزہ لیا ہے تاکہ انہیں مقامی حالات و تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ جن معیارات کو حتمی شکل دے دی گئی ہے انہیں جلد جاری کیا جائے گا۔
- اسلامی بینکاری کی ضرورت اور وسعت کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے شریعہ بورڈ نے شرکت الملک کا شرعی معیار وضع کیا ہے۔ اس معیار کا اطلاق مشترکہ ملکیتوں کی ان تمام اقسام پر ہوگا جن کے شرکت الملک کی بنیاد قابل وصول نقد یا نقدی کے مساوی کے علاوہ موجود اثاثوں و جائیداد پر رکھی گئی ہے۔ اس معیار کا اطلاق شرکت الملک پر مبنی مشارکہ متناقصہ پر بھی ہوگا۔
- اسلامی بینکاری اداروں کے شریعہ مشیروں پر مشتمل شریعہ مشاورتی فورم اسلامی بینکاری کے متعلق بعض شرعی خدشات کو دور کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس ضمن میں بینکاری فورم کی متعدد ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کا مقصد اجناسی مضاربہ / تورق، اسلامی بینکاری اداروں میں فلاحی رقوم کے استعمال اور اس سے متعلقہ مسائل، ہبہ وغیرہ جیسے رائج طریقوں کا جائزہ لینا ہے۔
- اے اے او آئی ایف آئی کے شریعہ معیارات پر عملدرآمد کے دوسرے مرحلے میں شریعہ معیار نمبر 05 (ضمانتیں)، شریعہ معیار نمبر 06 (کمرشل بینک کو اسلامی بینک کے قالب میں ڈھالنا)، شریعہ معیار نمبر 10 (سلم و متوازی سلم) اور شریعہ معیار نمبر 11 (استصناع و متوازی استصناع) کے متعلق شریعہ مشاورتی فورم کی ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔

اسلامی مالی خدمات بورڈ کے معیارات

- اسلامی مالی خدمات بورڈ (آئی ایف ایس بی) ملائشیا میں قائم اسلامی معیارات کا تعین کرنے والا ایک عالمی ادارہ ہے جس کا مقصد محتاطیہ ضوابط و رہنما خطوط کے اجرا کے ذریعے عالمی سطح پر اسلامی مالی صنعت کو فروغ دینا ہے۔ آئی ایف ایس بی کا بین الاقوامی سطح پر اسلامی مالی ڈھانچے کے استحکام، شفافیت اور ترقی میں اہم حصہ ہے اور اس ادارے نے بہترین عالمی روایات اور شریعت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی موضوعات پر معیارات / رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اس کے مختلف ورکنگ گروپس اور تکنیکی کمیٹیوں میں شرکت کے ذریعے آئی ایف ایس بی کی جامع معاونت کی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے گورنر 2008ء کونسل کے چیئر پرسن کے عہدے پر بھی فائز رہ چکے ہیں۔
- اسلامی بینکاری اداروں کے انتظامی ڈھانچے میں انتظامِ خطر کو تقویت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے آئی ایف ایس بی معیارات کو ملکی حالات سے ہم آہنگ بنانے کے بعد ان اداروں کے لیے رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ یہ رہنما خطوط انتظامِ خطر کے متعلق تمام بینکاری اداروں کے لیے پہلے سے جاری کردہ رہنما خطوط کے علاوہ ہیں۔ ان میں اسلامی بینکاری اداروں کو درپیش نمایاں خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے انتظامِ خطر کی مناسب تکنیکیں استعمال کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اسی طرح کفایت سرمایہ

پر آئی ایف ایس بی کے معیار کو اپنانے میں سہولت دینے کے اثرات کا جائزہ مکمل ہو گیا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک فریقوں اور کارپوریٹ نظم و نسق کے دستیاب ڈھانچے پر موصول ہونے والی آرا کی روشنی میں' کارپوریٹ نظم و نسق' کے متعلق آئی ایف ایس بی کے معیار کو اپنانے کے عمل سے گذر رہا ہے۔

- 'شفافیت و منڈی کے نظم وضبط' پر آئی ایف ایس بی کے معیار کو اپنانے کے لیے کوائف ظاہر کرنے کی موجودہ شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک عمومی جائزہ تیار کیا گیا ہے۔ اس جائزے کو اسٹیٹ بینک کے متعلقہ اندرونی فریقوں کی آرا کی روشنی میں حتمی شکل دی جائے گی۔ آئی ایف ایس بی کی جانب سے جاری کردہ نگرانی کے جائزہ عمل کے اہم عناصر کے متعلق تیار کیا جانے والا رہنما نوٹ ابھی زیر غور ہے اور ایسے شعبوں کی نشاندہی کے بارے میں رپورٹ تیار کی جارہی ہے جن پر ضابطہ سازی کی ضرورت ہے۔

لازمی شرح سیالیت کے حامل صکوک کا اجرا

حکومت پاکستان نے ستمبر 2008ء میں 6.5 ارب روپے مالیت کے اجارہ صکوک جاری کیے۔ اس کے اجرا سے اسلامی بینکاری صنعت کی ترقی میں مدد ملے گی کیونکہ اس میں خطرے سے پاک لازمی شرح سیالیت کی حامل سرمایہ کاری کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ یہ اقدام مستقبل میں ایک مؤثر اسلامی سرمایہ منڈی اور اسلامی بازار زر کی تیاری میں معاون ثابت ہوگا۔ اسلامی بینکاری کی خدمات فراہم کرنے والے تمام اداروں کو اس کی نیلامیوں میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

اکاؤنٹنگ و محصولات کے مسائل

- مالکاری کے اسلامی آلات کے لیے اکاؤنٹنگ معیارات کو ترقی دینے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس پاکستان (آئی سی اے پی) میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں اسٹیٹ بینک کی نمائندگی بھی موجود تھی۔ یہ کمیٹی اے اے او آئی ایف آئی کے تیار کردہ اکاؤنٹنگ معیارات کو پاکستانی تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لیے ان پر نظر ثانی کا کام انجام دے رہی ہے۔ یہ کمیٹی پہلے ہی مضاربہ اور اجارہ کے معیارات تیار کر چکی ہے۔

- اجارہ (آئی ایف اے ایس 2) کے لیے پی بی اے کی ذیلی کمیٹی برائے اسلامی بینکاری کی نمائندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی مالی اکاؤنٹنگ کے معیار کے نفاذ میں عملی مشکلات کے متعلق تمام اسلامی بینکاری اداروں کو آئی بی ڈی سرکلر نمبر 1 بتاریخ یکم جنوری 2009ء، کے ذریعے کہا گیا ہے کہ وہ یکم جنوری 2009ء سے مذکورہ معیار پر عملدرآمد کریں۔

استعدادکاری کے اقدامات

- شعبہ اسلامی بینکاری ملک میں اسلامی بینکاری کو ایک متوازی اور موزوں بینکاری نظام کے طور پر ترقی دینا چاہتا ہے۔ شریعت سے ہم آہنگ ضوابطی و نگرانی ڈھانچہ متعارف کرانے پر توجہ مرکوز کرنے کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی ہوئی اس صنعت کو فکری اجلاسوں، معلومات کے تبادلے اور آگاہی پروگراموں جیسے استعدادکاری کے مواقع کی فراہمی کو اہمیت دی جارہی ہے۔

- **انتظامِ خطر پر سیمینار۔** شعبہ اسلامی بینکاری نے یکم ستمبر 2008ء کو ایل آر سی میں انتظام خطر کی رہنما ہدایات (اسلامی مالی خدمات بورڈ کی جانب سے جاری کردہ انتظام خطر کے معیار پر مبنی) پر ایک سیمینار منعقد کیا۔ اس سیمینار کے انعقاد کا مقصد ان رہنما ہدایات کے نفاذ میں درپیش مسائل کا جائزہ لینا تھا۔
- **اسٹیٹ بینک اہلکاروں کے لیے (تکافل پر) لیکچر۔** تکافل پاکستان میں ایک ابھرتا ہوا شعبہ ہے، تاہم ابھی تک یہ کئی لوگوں کے لیے قدرے نیا تصور ہے۔ شعبہ اسلامی بینکاری نے 28 اکتوبر 2008ء کو اسٹیٹ بینک کے ملازمین کے لیے' تکافل' پر نصف روزہ ورکشاپ منعقد کی تاکہ اس موضوع پر آگاہی کی سطح کو بڑھایا جاسکے۔
- **اسلامی بینکاری آگاہی پروگرام۔** اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں کے افسران کے لیے ایک آگاہی/تربیتی پروگرام 13 تا 18 اپریل 2009ء منعقد کیا گیا جس میں اسٹیٹ بینک اور اس صنعت کے نمایاں بینکاری ماہرین نے اسلامی بینکاری کے مختلف موضوعات پر مضامین پیش کیے۔
- **آئی ایف ایس بی معیارات پر مفید ورکشاپس۔** شعبہ اسلامی بینکاری نے آئی ایف ایس بی کے اشتراک سے اس کے شرعی معیارات کے بارے میں ایک سہ روزہ ورکشاپ ایل آر سی میں 23 تا 25 جنوری 2009ء منعقد کی۔ اس ورکشاپ میں اسلامی بینکاری صنعت کے حکام اور اسٹیٹ بینک کے نمائندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

- **'ربا' کے متعلق لیکچر۔** اسلامی بینکاری و مالیات میں سود/ربا کے خاتمے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ربا پر ایک لیکچر کا اہتمام کیا گیا جس میں شریعت کے ایک ممتاز عالم جسٹس (ر) خلیل الرحمن نے ربا کے متعلق اپنے علم و فکر کو پیش کیا۔
- **اکادمی پروگراموں کے لیے معیاری نصاب۔** شعبہ اسلامی بینکاری نے اسلامی بینکاری و مالیات کے متعلق سرٹیفکیٹ، ڈپلوما وغیرہ جیسے کورسز کرانے والے یا اس کی منصوبہ بندی کرنے والے تعلیمی اداروں کے لیے نصاب کا ایک ماڈل خاکہ تیار کیا ہے۔ نصاب کا یہ خاکہ غور کے لیے ہائر ایجوکیشن کمیشن اور اس کے رکن اداروں کو بھجوا دیا گیا ہے۔
- **بعض فریقوں کے خدشات کو دور کرنا۔** دسمبر 2008ء میں اسلامی بینکاری کے بارے میں پوچھے جانے والے عام سوالات (ایف اے کیوز) پر مبنی ایک دستاویز جاری کی گئی۔ اس دستاویز میں اسلامی مالیات کے بارے میں کئی سوالات کا جواب موجود ہے۔ اسٹیٹ بینک کے افسران ملک بھر میں مختلف فورمز پر اسلامی مالیات کے تربیتی پروگرام بھی منعقد کر رہے ہیں۔

3.5 نگرانی کا مؤثر نظام

3.5.1 ریٹرن کی آن لائن ترسیل

اسٹیٹ بینک اپنے دائرہ کار میں آنے والے مالی اداروں کی نگرانی کے عمل میں مسلسل بہتری لاتا رہتا ہے۔ خرد مالکاری بینکوں کے لیے سہ ماہی ڈیٹا فائل اسٹرکچر (ڈی ایف ایس) تیار کیا گیا ہے اور ایک پورٹل پر رکھا گیا ہے جس میں کوارٹرلی رپورٹ آف کنڈیشن اور ای کوارٹرلی رپورٹ آف کنڈیشن دونوں کی ہارڈ کاپیز ہوتی ہیں۔ یہ رپورٹیں خرد مالکاری بینکوں کو ہر سہ ماہی پر دینی ہوتی ہیں۔ ایم ایف بیز نے 'ڈیٹا ایکوزیشن گیٹ وے (ڈی اے جی)' پورٹل پر متوازی اطلاع دینے کا عمل شروع کر دیا ہے اور ستمبر 2009ء میں عملدرآمد کے بعد سہ ماہی ضوابطی ریٹرنز کی ہارڈ کاپی کو جمع کرانے کا عمل ختم ہو جائے گا۔ اس کے ذریعے ایم ایف بیز کی جانب سے کاغذ پر مبنی اطلاعات کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس سے اطلاع دینے والے اداروں اور اسٹیٹ بینک دونوں کا وقت بچے گا۔

3.5.2 غیر ادا شدہ قرضوں کے متعلق خودکار سہ ماہی رپورٹس

غیر ادا شدہ قرضوں کے اعداد و شمار میں بہتری لانے کے لیے اعداد و شمار کو مرتب کرنا، تجزیہ اور فریقین میں ان کی ترسیل کے لیے اسٹیٹ بینک نے غیر ادا شدہ قرضوں کے متعلق ایم آئی ایس رپورٹس کو، کوارٹرلی رپورٹ آف کنڈیشن کے ساتھ ایک لنک پر فراہم کر دیا ہے، جسے اطلاع دہندہ ادارے ڈی اے جی پورٹل پر اپ لوڈ کرتے ہیں۔ اس سے غیر ادا شدہ قرضوں کے بارے میں معلومات کی تیاری و ترسیل اور اصلاح کے مطلوبہ اقدامات پر صرف ہونے والے وقت کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

3.5.3 ستمبر 2008ء کے بعد سیالیت کا انتظام

اکتوبر 2008ء کے اوائل میں کچھ بینکوں سے عام تاریخی رجحان کے برعکس امانتیں نکلوائے جانے کے سبب پاکستان کے مالی شعبے کو دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ دباؤ رمضان المبارک کے مہینے میں اور اس کے بعد نقد رقومات کے استعمال سے منسلک ہے۔ مذکورہ مدت کے دوران بعض چھوٹے بینک سیالیت کے دباؤ کا شکار ہو گئے اور ان کے لیے اپنی لازمی شرح سیالیت کو برقرار رکھنا ممکن نہیں رہا۔ اس عرصے میں محتاط انداز میں کام کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے روزمرہ بنیادوں پر انفرادی بینکوں کا جائزہ لیا اور مطلوبہ نقد محفوظ و لازمی شرح سیالیت میں تبدیلیوں جیسے پالیسی اقدامات کے علاوہ صورتحال کی بہتری کے لیے دباؤ کا شکار مالی اداروں کی انتظامیہ اور بورڈ سے رابطہ قائم کیا۔ اس طرح رقوم مہیا کرنے کے لیے بازار کے دیگر شرکا کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اسٹیٹ بینک کی عام ڈسکاؤنٹ ونڈو تک منڈی کے شرکا کی رسائی کو بہتر بنایا گیا اور حکومت کے تعاون سے چھوٹے بینکوں کو حتمی قرض دہندہ کی سہولت فراہم کی گئی۔ لہٰذا، بروقت کوششوں اور مؤثر پالیسی اقدامات کے نتیجے میں آئندہ مہینوں کے دوران صورتحال میں بہتری آ گئی اور مارچ 2009ء کے آخر تک تمام بینک لازمی شرح سیالیت پر باآسانی عملدرآمد کی پوزیشن میں آ گئے تھے۔

3.5.4 مشکلات سے دوچار بینک کا انتظام اور ہنگامی منصوبے کا فریم ورک

2008ء کی خزاں میں آنے والے مالی دباؤ کے تجربے سے سیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مذکورہ حالات سے نمٹنے کی اندرونی استعداد اور مالی طریقوں کو بہتر بنایا ہے۔ اس تناظر میں پہلے سے منظور شدہ مشکلات سے دوچار بینک کے انتظام کے دستور العمل کی بنیاد پر ایسے بینک کے انتظام اور ہنگامی منصوبے کے لیے بنیادی ڈھانچہ تیار کیا گیا۔ اس فریم ورک میں مشکلات سے دوچار بینک کے انتظام کی پالیسی، نشاندہی کے طریقہ کار اور نگرانی کے علاوہ حتمی قرض دہندہ کے طور پر ہنگامی مالکاری کی سہولت، درستگی کے

بروقت اقدامات اور بینک کی بندش کے طریقہ کار اور تصفیہ حساب کو شامل کیا گیا ہے۔ بینک کا انتظام سنبھالنے، بحران میں درکار وسائل اور معلومات کی ساخت اور نگرانی کے کئی اقدامات میں سہولت کے لیے دیگر سانچے اور چیک لسٹس بنائی گئی ہیں۔ توقع ہے کہ اس تجربے سے اسٹیٹ بینک کی نگرانی ٹیم کو مستقبل میں دباؤ کی صورتحال کے بہتر انتظام میں مدد ملے گی۔

3.5.5 مشکلات سے دوچار بینکوں کے مسائل کا حل

وقت کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے اپنی نگرانی کی استعداد میں اضافہ کیا ہے اور مالی اداروں کی کارکردگی وصحت کی قریبی اور کڑی نگرانی کے لیے ایک جامع نگرانی فریم ورک وضع کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی معمولی اور سنگین چیلنجز درپیش رہتے ہیں جو کہ نگرانی ڈھانچے کی مضبوطی اور اثر پذیری کا امتحان ثابت ہوتے ہیں۔ بینک آف پنجاب کو درپیش مالی مشکلات سال کے دوران ایک ایسا ہی واقعہ تھا جس کے لیے اسٹیٹ بینک کو ہنگامی اور بروقت مداخلت کرنا پڑی۔

اس بینک کو بچانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مسائل کو حل کرنے کا ایک جامع عمل شروع کیا جس میں حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت سمیت تمام فریقوں کو شامل کیا گیا۔ خامیوں کا ادراک کرتے ہوئے حکومت پنجاب نے بینک کی انتظامیہ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کو تبدیل کر دیا۔ بینک کی مالی صحت کی بحالی کے لیے اسٹیٹ بینک نے حکومت پنجاب کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ بڑے حصہ دار کی حیثیت سے اس میں 10 ارب روپے کی نئی رقم کا ادخال کرے۔

3.6 سرگرم معائنہ

شعبہ بینکاری نگرانی (برمقام) اسٹیٹ بینک کے دائرہ اختیار میں آنے والے کمرشل واسلامی بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، خرد مالکاری اداروں اور مبادلہ کمپنیوں کے سرگرمی سے برمقام معائنے کے ذریعے مالی نظام کے استحکام کے حصول اور فریقوں کے مفادات کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ شعبہ بینکاری نگرانی قرضوں کی معافی کے معاملات اور اندرونی وبیرونی فریقین کی درخواست پر دیگر خصوصی چھان بین بھی کرتا ہے۔ اس شعبے کا ایک اور اہم کردار پالیسی سازی کرنے والے شعبوں کو برمقام معائنے کے دوران سامنے آنے والے مسائل کے بارے میں پالیسی معلومات کی فراہمی ہے۔

2008-09ء کے دوران 35 بینکوں/ ترقیاتی مالی اداروں اور 42 مبادلہ کمپنیوں (الف اور ب زمرے) کا جامع معائنہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ شعبہ بینکاری نگرانی نے 3 آئی ایس معائنے، بینکوں/ ڈی ایف آئیز/ مبادلہ کمپنیوں کے 25 خصوصی معائنے اور کئی شکایات نمٹائی ہیں۔ اپنی استعداد اور صلاحیتوں کو مزید بہتر بنانے اور نگرانی کے ابھرتے ہوئے چیلنجز سے عہدہ برا ہونے کے لیے شعبہ بینکاری نگرانی نے کچھ اہم اقدامات کیے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

3.6.1 شعبے کی تشکیل نو

شعبہ بینکاری نگرانی (بی آئی ڈی) کی تشکیل نو کی گئی ہے تاکہ ان مقاصد کو حاصل کیا جا سکے؛ شعبہ اپنے فرائض بہتر انداز میں انجام دے، انسانی وسائل کا بہتر استعمال کیا جائے اور ابھرتے ہوئے خطرات کی سطح پر کڑی نظر رکھی جا سکے۔ بی آئی ڈی کی نئی ساخت کے تحت اس شعبے کو بازل دوم کے نفاذ، شریعت سے ہم آہنگ، صارفی بینکاری اور اینٹی منی لانڈرنگ جیسے بعض تخصیصی شعبوں میں ریسورس پول کی نشاندہی وترقی کی نئی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ اسلامی بینکوں، خرد مالکاری اداروں، اطلاعاتی نظام کے آڈٹ وٹریژری اور زرمبادلہ سے متعلق فرائض کی انجام دہی کے لیے الگ الگ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک خصوصی ڈویژن کے ذریعے شکایات کی تفتیش سے شعبہ تحفظ صارف اور دیگر شعبوں کی اعانت بھی کی جاتی ہے۔

3.6.2 اطلاعاتی نظام کا معائنہ

ضابطے کے تحت چلنے والے اداروں میں ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے بینکاری کاروباری کو ایک نئی جہت سے روشناس کرایا ہے۔ آئی ایس سے متعلق معائنوں کے لیے حال ہی میں ایک اندرونی مینوئل تیار کیا گیا ہے تاکہ بینکوں وڈی ایف آئیز کے زیر استعمال نظاموں کی صحت، سالمیت اور موزونیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

3.6.3 بازل دوم کا نفاذ

بازل دوم معاہدہ ایک ایسا جامع طریقہ کار فراہم کرتا ہے جس کے تحت خطرات سے آزادرہ کر اور محفوظ طریقے سے سرمایہ مختص کیا جاسکتا ہے۔ نہ صرف پاکستان، بلکہ دنیا بھر میں اس معاہدے کے نفاذ میں بڑی دشواریاں پنہاں ہیں۔ بازل دوم کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے افسران کا ایک خصوصی گروپ موقع پر جا کر معائنہ کرتا ہے۔

3.6.4 صارفی مالکاری جزدان کا تخمینہ لگانے کے لیے معائنہ مینوئل اور آئی ٹی آلات کی تیاری

بی آئی ڈی ی نے حال ہی میں بینکوں کے صارفی مالکاری جزدان کو جانچنے کے لیے آئی ٹی آلات تیار کیے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد صارفی قرضوں کی درجہ بندی کی توثیق، نومالکاری قرضوں کی شناخت اور ایک قرض گیر کو کثیر قرضوں کی فراہمی ہے۔ ان آلات سے معائنے کا عمل مزید مستحکم ہوگا اور کمرشل بینکوں کے کنٹرول ماحول/نظام میں موجود خلا/خامیوں کی نشاندہی میں مدد ملے گی۔ مزید برآں، معائنہ عمل کو مزید بہتر بنانے کے لیے صارفی مالکاری جزدان کے معائنے کا مینوئل بھی تیار کیا گیا ہے۔

3.7 صارفین کا تحفظ

شعبہ تحفظ صارف (سی پی ڈی) کا قیام 2008ء میں عمل میں آیا تھا اور اس کا مقصد بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے خلاف عوامی شکایات سے مؤثر انداز میں نمٹنا اور تحفظ صارفین کی پالیسیوں و رہنما خطوط کی تیاری اور ان پر نظرثانی کرنا تھا۔ اسٹیٹ بینک کو اس شعبے کے قیام کا اختیار ہے تاکہ تنازعات کو بامقصد طور پر حل کرنے کے لیے مالی اداروں میں سماجی ذمہ داری کی ثقافت کو تخلیق/فروغ دیا جاسکے۔ اس طرح، صارفین کے تحفظ کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ اس مدت کے دوران اس شعبے نے تقریباً 800 شکایات نمٹائی ہیں۔ بی پی ڈی کے ساتھ مل کر معقول قرضہ وصولی کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو (ای سی آئی بی) کے ذریعے مالی اداروں سے قرضوں کے اعداد و شمار کا تبادلہ بھی سی پی ڈی کی اہم ذمہ داری ہے۔ بینکوں و مالی اداروں کو اوران سے قرضوں کے اعداد و شمار آن لائن اکٹھے کرنے کا مقصد مالی اداروں میں ایک مضبوط کریڈٹ ثقافت، فراست و مہارت کو فروغ دینا، بہترین کاروباری روایات اپنانا اور قرض گاری کے متعلق بروقت اور ذمہ دارانہ فیصلے کرنا ہے۔ تشکیل نو کے بعد ای سی آئی بی مطابقت کے معیارات کی مشق کر رہی ہے جن پر دنیا بھر کے ترقی یافتہ مالی مراکز میں عمل کیا جاتا ہے۔ ای سی آئی بی کی ڈیٹا بیس اب 100 سے زائد رکن مالی اداروں کے پچاس لاکھ سے زائد قرض گیروں کے ریکارڈ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ، ویب پر مبنی ایک خصوصی ای سی آئی بی ہیلپ ڈیسک کے ذریعے عوام اور مالی اداروں کو اپنی شکایات درج کرانے کی سہولت دی گئی ہے۔ ای سی آئی بی سے اس کے استعمال کنندگان کو کئی دیگر سہولتیں بھی فراہم کی جاتی ہیں تاہم اس کا انحصار ان کی مخصوص ضروریات پر ہے۔ گذشتہ برس کے دوران اس شعبے نے کریڈٹ انفارمیشن بیورو کے لیے 40 تربیتی پروگرام بھی منعقد کیے ہیں۔